Chapter 59 — سورۃ الحشر — The gathering on dooms day

آیات 24

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مددو رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾

1- جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے یعنی جو کچھ ساری کائنات میں ہے، وہ (سب کا سب) اللہ کے متعین کردہ مقاصد کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل ہے۔ اور وہ لامحدود غلبہ رکھنے والا ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (حکیم)۔

هُوَ الَّذِيۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ دِيَارِهِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مَّانِعَتُهُمۡ حُصُوۡنُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ حَيۡثُ لَمۡ يَحۡتَسِبُوۡا ۚ وَقَذَفَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ بِاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَيۡدِي الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ فَاعۡتَبِرُوۡا يٰۤاُولِي الۡاَبۡصَارِ ﴿۲﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

2- (اللہ کے غلبے اور حکمت کے آثار میں سے ایک واقعہ وہ ہے جو اہلِ کتاب (یہود) کے ساتھ پیش آیا)۔ ان اہلِ کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا یعنی جن لوگوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر لی تھی (اور جنگ تک کی نوبت آ گئی۔ مگر انہیں اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا۔ لیکن ہوا یہ کہ) ابھی پہلا لشکر (ان کے مقابلے کے لئے گیا تھا کہ انہوں نے میدان چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا) کہ اللہ نے (ان اہلِ کتاب کے کافروں) کو ان کے گھروں سے نکال دیا (یعنی اس لڑائی کے نتیجے میں انہیں شکست کھا کر اپنے گھر بار چھوڑنے پڑے)۔ (لیکن اے اہلِ ایمان) تمہیں یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے۔ اور انہیں یہ گمان تھا کہ ان کے مضبوط قلعے انہیں اللہ کی (گرفت) سے بچا لیں گے۔ لیکن اللہ (کے عذاب) نے ان کو وہاں سے آ لیا جہاں سے وہ گمان بھی نہ کر سکتے تھے اور اللہ نے ان (کافروں) کے دلوں میں رعب و دبدبہ ڈال دیا۔ (اور حالت یہ تھی کہ) وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے تباہ کر رہے تھے اور اہلِ ایمان کے ہاتھوں (ویران ہو رہے تھے)۔ لہٰذا، اے عقل و بصیرت رکھنے والو! تم (اس واقعہ سے) عبرت حاصل کرو (اور غور کرو کہ سچائیوں کی مخالفت کا نتیجہ آخرِ کار کیا ہوتا ہے؟)

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمُ الۡجَلَاۤءَ لَعَذَّبَهُمۡ فِي الدُّنۡيَا ؕ وَلَهُمۡ فِي الۡاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾

3-اور اگر اللہ نے ان کے لئے اس جلاوطنی کا فیصلہ نہ کر دیا ہوتا تو وہ انہیں دنیا میں سخت سزا دیتا اور آخرت میں ان کے لئے ویسے ہی (دوزخ) کی آگ کا عذاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ۚ وَمَنۡ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۴

4-یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی (یعنی انہوں نے اللہ کے نازل کردہ نظام کی مخالفت کی جسے رسول نوعِ انساں کے لئے عملی شکل دے رہا تھا)۔ اور جو اللہ (کے نظامِ حق وانصاف کے خلاف) سرکشی اختیار کرے گا تو پھر یہ حقیقت ہے کہ (اس کا انجام بہت بُرا ہوگا، کیونکہ) اللہ کا (قانون وہ ہے جو مجرموں) کا پیچھا بڑی شدت سے کرتا ہے۔

مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّيۡنَةٍ اَوۡ تَرَكۡتُمُوۡهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوۡلِهَا فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيُخۡزِىَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝۵

5-(اے اہلِ ایمان) تم نے (محاصرہ کے وقت، جنگی ضروریات کے تحت) ان کے جن درختوں کے تنے کاٹ ڈالے یا جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، تو تم نے یہ سب کچھ اللہ کے قانون کے مطابق کیا تاکہ وہ اُن لوگوں کو رسوا کر دے جنہوں نے نشوونما دینے والی حفاظت کے قوانین کی حدوں سے نکل کر خرابیاں پیدا کرنے والا راستہ اختیار کر لیا تھا اور انسانوں کے لئے بگاڑ کا باعث بن رہے تھے (فاسقین)۔

وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ مِنۡهُمۡ فَمَاۤ اَوۡجَفۡتُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ خَيۡلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۶

6-اور (اس لشکر کشائی میں) مخالفین کا جو ساز وسامان اللہ نے اپنے رسول کو میسر کر دیا (تو یہ بغیر جنگ کئے تمہارے قبضے میں آ گیا) اس کے لئے نہ تمہیں گھوڑے دوڑانے پڑے اور نہ اونٹ۔ بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر مناسب سمجھتا ہے غلبہ وتسلط عطا کر دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ نے ہر شے پر اس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے ان پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ مِنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ كَىۡ لَا يَكُوۡنَ دُوۡلَةًۢ بَيۡنَ الۡاَغۡنِيَآءِ مِنۡكُمۡ‌ ؕ وَمَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانْتَهُوۡا‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ‌ ۝۷

7-(دشمن کا جو مال واسباب اس طرح بغیر جنگ کئے ہاتھ آ جائے، اس کی نوعیت اس مالِ غنیمت سے مختلف ہوتی ہے جو جنگ میں قتل وخون کے بعد ہاتھ آئے 8/41۔ چنانچہ) اللہ نے (دشمن) بستیوں والوں سے جو (ساز وسامان غنیمت

کے طور پر) اپنے رسول کو میسر کیا تو وہ اللہ کے لیے اور رسول کے لیے تھا (یعنی وہ سارے کا سارا اللہ کے نازل کردہ نظام کو عملی شکل دینے والے رسول کی تحویل میں ہونا چاہیے، تا کہ وہ ضرورت مندوں کی ضروریات پورا کرنے کے لئے صرف کیا جائے، مثلاً جنگ میں شریک ہونے اور کام آ جانے والوں کے) اقرباء کے لئے، یتیموں اور بے یارومددگار تنہا رہ جانے والوں کے لئے، ان کے لئے جن کا چلتا ہوا کاروبار رک گیا ہو یا جو کسی وجہ سے کام کاج کے قابل نہ رہے ہوں، نیز ان مسافروں کے لئے جو مدد کے محتاج ہوں۔ (لہٰذا' دولت کی تقسیم اس طرح نہیں ہونی چاہئے) کہ یہ دولت مندوں کے طبقہ میں ہی گردش کرتی رہے (اور محتاج اور غریب اپنی ضروریاتِ زندگی تک سے بھی محروم رہ جائیں۔ چنانچہ اس کی تقسیم میں) جو کچھ تمہیں رسول (یعنی اللہ کے نظام کا مرکز) دے تو اسے قبول کر لو اور جس (مال) سے تمہیں روک دے تو اس سے تم (خوشی خوشی) رُک جاؤ۔ اور تم اپنے اوپر اتنا قابو حاصل کر لو کہ اللہ کے ڈر سے اس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچ جاؤ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ (کا قانون مجرموں کا) بڑی شدت سے پیچھا کرنے والا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾

8-(اس مال میں) ان محتاج مہاجرین کا بھی حصہ ہے جنہیں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا گیا اور وہ اپنے مال ومتاع (سے محروم کر دیے گئے) اور وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار رہے۔ اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے مددگار بنے رہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں (جنہوں نے اپنے ایمان کے دعوے کو اپنی قربانیوں سے) سچ کر دکھایا۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۟ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾

9-اور (دوسری طرف وہ لوگ بھی اپنے ایمان کے دعوے میں سچے ہیں) جنہوں نے ان لوگوں کی (ہجرت سے پہلے ہی) اپنے ایمان کو مستحکم کر لیا تھا اور اپنے گھروں (میں ان کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جو مومن بھی ہجرت کر کے ان کے پاس آتا ہے تو یہ اس سے بڑی محبت کرتے ہیں۔ اور انہیں (یعنی مہاجرین کو) جو کچھ بھی دیا جائے تو یہ اپنے سینوں میں (اس مال کی نسبت سے) کوئی حاجت محسوس نہیں کرتے (یعنی یہ ایسی کوئی بات محسوس نہیں کرتے کہ وہ مال مہاجرین کی بجائے انہیں ملنا چاہیے تھا)۔ چاہے وہ خود تنگی میں ہی کیوں نہ ہوں، یہ دوسروں کی ضروریات کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں۔ (یاد رکھو! جو لوگ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کر لیں کہ) اپنی پیاس بجھانے کے لئے دوسروں کو دھکا دے کر خود آگے نہ بڑھیں، بلکہ اگر دیکھیں کہ ان کی پیاس کی شدت زیادہ ہے تو خود پیچھے ہٹ جائیں اور انہیں آگے

بڑھ کر پیاس بجھالینے دیں (شُحَّ نفسِہٖ) تو یہی لوگ ہیں جن کی کھیتیاں سرسبز وشاداب ہوں گی (مفلحون یعنی وہ کامیاب وکامران رہیں گے)۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾

10-(اور یہ حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے انتہائی مشکل حالات میں نازل کردہ نظامِ زندگی کے قیام واستحکام کے لئے ہجرت کی، ان کے درجات بہت بلند ہیں)۔اور جولوگ ان کے بعد آئے (ان کا ایمان بھی بڑا محکم ہے اوران کی آرزو یہ ہوتی ہے، جس کے لئے) وہ کہتے ہیں کہ! اے ہمارے رب! تُو ہمیں بھی سامانِ حفاظت دے اور ہمارے ان بھائیوں کے لئے بھی سامانِ حفاظت عطا فرمادے جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں۔اور ہمارے دل میں کسی مومن کے لئے (ذرہ بھر) کدورت نہ پیدا ہونے دے۔اوراے ہمارے رب! یہ بھی حقیقت ہے کہ تُو نشوونما کے راستے میں رکاوٹ بننے والے اسباب وعناصر کو دُور کردینے والا ہے۔اورسنورنے والوں کی قدم بہ قدم مددورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١١﴾

11-(یہ تو ہیں وہ اہلِ ایمان جو اپنے ایمان کے دعوے میں سچے ہیں۔لیکن ان کے برعکس) کیا تم نے منافقین کی حالت پر بھی غور کیا ہے کہ وہ اپنے ان بھائی بندوں کو جو اہلِ کتاب میں سے کافر ہوگئے یعنی انہوں نے نازل کردہ نظامِ حیات سے انکار وسرکشی اختیار کررکھی ہے، کہتے ہیں! کہ اگر تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کے حکم وفیصلہ کی پروانہیں کریں گے۔اوراگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔مگر اللہ شہادت دیتا ہے کہ یقیناً یہ لوگ (اپنی ان باتوں میں بھی) جھوٹے ہیں۔

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾

12-(اور) اگر وہ نکال دیے گئے تو یہ (منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے۔اوراگر ان کے ساتھ تمہاری جنگ ہوئی تو یہ کبھی ان کی مدد نہیں کریں گے۔اوراگر یہ (مجبوراً) ان کی مدد کریں گے بھی تو یقیناً (عین لڑائی کے وقت) پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔پھر وہ (کافر جو منافقین پر بھروسہ کررہے تھے کہیں) سے مدد حاصل نہیں کرسکیں گے۔

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

13-(اور تمہارے ان مخالفین یہودیوں کو تو عرصۂ دراز سے اللہ کے قوانین کی گرفت سے ڈرایا جاتا تھا، لیکن انہیں اس سے اتنا ڈر پیدا نہیں ہوا تھا، جتنا) ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف پیدا ہو چکا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ ایسی قوم ہے جو سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتی (ورنہ وہ انسانوں سے نہیں بلکہ اللہ سے ڈر کر اس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچ جاتی)۔

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

14-اور (ان کے دلوں میں تمہاری جانبازی اور اتحاد کا اس قدر رعب ہے کہ) اگر یہ سب کے سب اکٹھے مل کر بھی تمہارے خلاف جنگ کرنے نکل کھڑے ہوں (تو بھی کھلے میدان میں تمہارے سامنے آ کر مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کریں گے)۔ یہ یا تو اپنی بستیوں کے قلعوں میں بیٹھ کر یا (شہر) کی فصیل کی اوٹ میں لڑائی کریں گے۔ (یہ اس لئے بھی کہ) ان کی باہمی مخالفت بڑی سخت ہے۔ حالانکہ تمہارا گمان ہی ہے کہ ان میں بڑا اتحاد اور یگانگت ہے۔ لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ قوم بالکل ہی عقل نہیں رکھتی (ورنہ وہ اس حقیقت کو آسانی سے سمجھ سکتی تھی کہ اس قسم کے دکھاوے کے اتحاد کبھی کامیابی کی راہ نہیں دکھاتے)۔

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾

15-اور ان کی کیفیت بھی انہی (یہود) کی سی ہے جنہیں ان سے پہلے قریب کے زمانے میں ہی ان کے کیئے کی سزا ملی تھی (59/2)۔ (چنانچہ جس طرح انہیں الم انگیز عذاب میں مبتلا ہونا پڑا تھا، اسی طرح) ان کے لئے بھی الم انگیز عذاب ہے۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

16-(اور جہاں تک ان یہودیوں کی حمائیت کرنے والے یہ منافقین ہیں، جو ان کی مدد کرنے کے دعوے کرتے ہیں، تو) ان کی حالت اس شیطان جیسی ہے جو (پہلے تو) انسان سے کہہ دیتا ہے کہ اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر دو، پھر جب وہ یہ کفر اختیار کر لیتا ہے تو اس سے کہہ دیتا ہے (کہ اب اس کفر کو تم جانو اور تمہارا کام) اور میں تجھ سے بری الذمہ ہوں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ میں تو اس اللہ سے خوف زدہ ہوں جو سارے جہانوں کی نشوونما کرنے والا ہے۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ ع 2/7/5

17-بہر حال، ان دونوں کا انجام یہ ہے کہ یقیناً وہ دونوں دوزخ میں ہوں گے۔ اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور

ظالموں کی یہی سزا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

18-اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تو تم اپنے اوپر اس قدر اختیار حاصل کرلو کہ اللہ کے ڈر سے اس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچتے رہو (اتقوا)۔ اور تمہیں دیکھنا چاہیے کہ تم نے کل کے لیے کیا کچھ آگے بھیجا ہے (تاکہ جب آخرت میں جوابدہی ہو تو تم سُرخ رُو ہو سکو)۔ اور تم اپنے آپ پر قابو رکھ کر اللہ کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچتے رہو۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہر اس عمل سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو (اس لئے اسے دکھاوے کے اعمال سے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا)۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

19-لہٰذا، تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام وقوانین) کو پسِ پشت ڈال دیا۔ (اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ) اللہ نے خود ان کی اپنی ذات کو ہی ان کی نگاہوں سے اوجھل کردیا (اور ان کی زندگی حیوانی سطح کی زندگی بن کر رہ گئی)۔ چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں جو نشو ونما دینے والی حفاظت کے قوانین کی حدوں سے نکل کر خرابیاں پیدا کرنے والا راستہ اختیار کرکے انسانوں کے لیے بگاڑ کا باعث بنتے ہیں (فاسقون)۔

(نوٹ: یہ آیت قوم یا فرد کی Identity یعنی انفرادی پہچان کے لحاظ سے بہت اہم آگاہی فراہم کرتی ہے یعنی اللہ کی نازل کردہ مستقل قدروں، احکام وقوانین کو اختیار کرنے سے نکھری ہوئی بہترین Identity وجود میں آتی ہے ورنہ فرد یا قوم کا وجود خود اُس کی اپنی نگاہوں میں غیر اہم اور بے معنی ہو جاتا ہے)۔

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

20-(بہرحال، یاد رکھو کہ) اہلِ دوزخ اور اہلِ جنت برابر نہیں ہو سکتے۔ (ابدی) کامیابیاں اور کامرانیاں صرف اہل جنت کے حصے میں آتی ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

21-(اور یہ جنت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ قرآن دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے۔ کیونکہ اس قرآن کی اثر انگیزیوں کا یہ عالم ہے کہ) اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کردیتے تو تم اس کو اللہ کے خوف سے دبا ہوا پاش پاش ہوتے ہوئے (دیکھتے)۔ ایسی مثالیں ہم اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ نوعِ انسان عقل وفکر سے کام لے (اور سوچ کہ یہ

قرآن کن عظمتوں کا مالک ہے، اوراس کی خلاف ورزی کے نتائج کیا ہوتے ہیں)۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾

22-(یہ قرآن جس کی طرف سے نازل ہوا ہے) وہ اللہ وہ ہے جس کے سوا (ساری کائنات میں) کوئی پرستش واطاعت کے لائق نہیں۔ اور وہ حاضر وغائب سب کا علم رکھتا ہے۔ اسی لئے وہ سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم اپنی مدد و رہنمائی سے نشو ونما کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جاتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

23-(اور) یہ اللہ وہ ہے جس کے سوا (ساری کائنات میں) کوئی پرستش واطاعت کے لائق نہیں (اوراس کے سوا کسی اور کا) اقتدار واختیار نہیں (یعنی ساری کائنات ہی اس کی مملکت ہے) اوراس کی ذات مکمل ترین ہے اور ہر نقص سے پاک ہے (قدوس) اوراس نے ہر ایک کے لئے تکمیلِ ذات کی آگاہی فراہم کر رکھی ہے جس سے سلامتی میسر آجاتی ہے (السّلٰم) اور وہ نازل کردہ احکام وقوانین پر عمل کرنے والوں کو اطمینان و بے خوفی عطا کرنے والا اور تخریبی قوتوں سے محفوظ کرنے والا ہے (المومن) اور کوئی شے اس کی نگہبانی کے دائرے سے باہر نہیں (المھیمن) اور اسے ہر قسم کا غلبہ و تسلط حاصل ہے (العزیز) اوراس نے ہر شے کو اپنے قوانین میں اس طرح باندھ رکھا ہے کہ وہ ان کے خلاف ذرا بھی ادھر اُدھر نہیں ہٹ سکتی (الجبار)۔ اوراس جیسا کوئی نہیں، ساری عظمت اور بڑائی اسی کے لئے ہے (المتکبر)۔ لہٰذا، وہ اس سے بہت دُور ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کی قوت اور اقتدار کو بھی شریک سمجھا جائے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع 3 7 6

24-(اور) یہ وہی اللہ ہے جو نئی تراکیب میں درست توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کرنے والا ہے (الخالق) پھر اسے وہ مختلف ارتقائی مراحل سے اس طرح گزارتا ہے کہ غیر ضروری عناصر اس سے چھٹ کر الگ ہوتے جاتے ہیں (الباری) تا آنکہ تخلیق ہونے والی ہر شے ایک خاص صورت اختیار کر لیتی ہے جو اسے دیگر اشیاء سے مختلف کر دیتی ہے (المصور)۔ (اور ساری کی ساری بلند) صفات اپنی حسین ترین اور مکمل ترین شکل میں اسی کی ہیں۔ لہٰذا، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ سب کا سب اسی کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے۔ اور وہ لامحدود غلبہ و تسلط کا مالک ہے (عزیز) اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے (حکیم)۔